میثم قادری

رسالہ ہذا ممبران مجلس حزب الاحناف لاہور کو مفت اور غیر ممبران کو بقیمت ۔۔۔

لیڈری

یا

قومی ہمدردی کے پردہ میں ڈاکہ زنی

نبذے از لیڈریت مسٹر ظفر علیخان

اپنے کلمات کفریہ پر اسکا اصرار اور

حامیوں کی بضاعت علم و ایمان

رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِين

خلافت کمیٹیوں کی دیانتداری اور

لیڈران خلافت کی عیاری

یعنی

اُنکی کہانی اُنہی کی زبانی

پیغام خیریت نامہ جو ... منتخب ...

حسب ایما مجلس حزب الاحناف لاہور
باہتمام میر قدرت اللہ منیجر مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

پانچ چھ سال گذشتہ محاربۂ یورپ کے باعث سطح ہند کی حالت کچھ ایسی مکدر ہوئی کہ حکومت اور رعایا کے درمیان کشمکش شروع ہوئی۔ اسوقت ہندوستان میں دو شہری جماعتیں یعنے ہندو اور مسلمان ان میں سے سیاسی دماغ لیڈروں نے باہمد گر اتحاد کو ذریعۂ کامیابی سمجھا۔ چنانچہ متحدانہ جذبات اس حد تک جا پہنچے کہ بعض مسلم مگر مذہب سے ناآشنائے محض سیاسی لیڈر وہ کلمات کہہ گذرے جنہیں علمائے اسلام نے خلاف اسلام بتایا۔ مثلاً ایک لیڈر صاحب نے کہا "میں نے اپنی ذات سے ارادہ کر لیا ہے کہ میں کسی ہندو بھائی سے نہیں لڑونگا چاہے وہ میری بزرگ ماں تک کو بے حرمت کرے۔ میری بیٹی اور بہو کو بے حرمت کرے۔ میرے قرآن شریف کو پھاڑ ڈالے۔ میری مسجد کو شہید کر ڈالے" وغیرہ (اخبار وکیل امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۲۳ء بحوالہ اخبار خلافت ۵ دسمبر ۱۹۲۳ء)

دوسرے لیڈر صاحب نے فرمایا۔ "کہ میرا دھرم بھی سکھ دھرم ہے۔ اسلام اور سکھ دھرم میں کوئی فرق نہیں" (روزنامہ پیسہ اخبار ۱۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء) تیسرے لیڈر صاحب نے کہا۔ "اے ہندو بھائیو دعا کرو اگر ہندوؤں کا مذہب سچا ہے تو ایشور پرماتما مجھے ہندو مارے۔ اور اے مسلمانو تم دعا کرو اگر مسلمانوں کا مذہب سچا ہے تو اللہ مجھے مسلمان مارے" (وکیل امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۲۳ء بحوالہ اخبار مشرق گورکھپور ۸ دسمبر ۱۹۲۳ء) چوتھے لیڈر صاحب کی نسبت خود اخبار زمیندار مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۲ء میں یہ روایت شائع کیگئی کہ احمد آباد میں کانگرس کے بعد جو پرائیویٹ جلسہ ہوا اسمیں بحیثیت صدر کھڑے ہوکر انہوں نے پہلے اپنی ٹوپی اتار کر (مسٹر) گاندھی جی کے قدموں پر ڈال دی۔ پھر دو زانو ہوکر انکے قدموں پر سجدہ کیا۔۔۔۔ یہ واقعہ کوئی نیا واقعہ نہیں ہے مولنا صاحب اور انکے دوسرے بڑے بھائی مولنا صاحب ہمیشہ (مسٹر) گاندھی کے پاؤں چوما کرتے ہیں

علاوہ ازیں اس قسم کا طوفان بے تمیزی اور طغیانی کفر پھیل گئی کہ شاہی مسجد لاہور (جو حضرت

محی الدین شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی تعمیر کردہ ہے) میں منبر اسلامی پر ایک نہایت بدمست خرابی سکھ کو چڑھا کر اسکے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اور ایک بدمعاشانہ تقریر اوس سے کرائی گئی اسیطرح دار الخلافۂ ہند یعنے دہلی شریف کی جامع مسجد (جو حضرت محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہ غازی نور اللہ مرقدہٗ کی بنا کردہ ہے) میں لالہ شردھانند جیسے متعصب آریہ لیڈر کو (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن اور دین اسلام کا سخت مخالف ہے) منبر اسلامی پر بٹھا کر اوس سے بحیثیت ایک واعظ اور مقتدا کے لغو اور نامعقول تقریریں سُنی گئیں نوبت یہانتک پہنچی کہ خانہ ہائے خدا یعنے مساجد میں بجائے درود وصلوٰۃ اور سلام کے "ست سری اکال" اور "بندے ماترم" اور "مہاتما گاندھی کی جے" کے غلغلوں سے آسمان سر پر اُٹھا لیا گیا۔ اس طغیانی کفر کو دیکھکر علمائے اہل سنت والجماعت کی آنکھوں میں خون اُتر آیا اور انہوں نے حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہمزبان ہوکر بے اختیار یہ استغاثہ کیا کہ ؎

اے محمد گر قیامت را برآری سر ز خاک
سر برآور وایں قیامت درمیانِ خلق بیں

حضرات علمائے کرام کو جس امر سے اور زیادہ صدمہ و قلق ہوا وہ یہ تھا کہ اس تمام طوفان بدتمیزی کے اُٹھانے والے اور محرک اور سرگروہ دراصل غیر اہل سنت والجماعت برائے نام اسلامی فرقوں کے افراد تھے۔ جنکو جنگ ترکی وانگلستان کی وجہ سے ایک خاص اہمیت حاصل ہوگئی۔ اور وہ لیڈران ومقتدایان قوم کے لباس میں مولویت اور مولنائی کے لباس میں بہروپیوں کی طرح آراستہ پیراستہ ہوکر سنت جماعت مسلمانوں کے درمیان اسطرح گھس گئے جسطرح کوئی بھیڑیا بھیڑ کی پوستین پہنکر بھیڑوں کے گلے میں گھس جائے۔ اُس پولیٹکل جوش کی طغیانی میں (جو دراصل بد مذہب بولشویکیوں کی ترغیب کا نتیجہ تھا) بیچارے سیدھے سادے حنفی بھائی اسیر دام بلا ہوگئے مسلم وغیر مسلم اور مقلد وغیر مقلد اور سنت جماعت وغیر اہلسنت جماعت وغیرہ کی کوئی تمیز باقی نہ رہی۔ عدم تعاون اور مخالفت گورنمنٹ کا بہانہ بناکر ہزاروں حنفی مسلمانوں کو ملازمت گورنمنٹ سے علیحدہ کرادیا۔ ہزارہا حنفی مسلمانوں کے بچوں کو مدارس سے علیحدہ کردیا۔ اور ہزارہا حنفی مسلمانوں کو جیلخانوں میں بھجوا کر چکیاں پسوائیں اور انکے بال بچوں کو تباہی کے گرداب میں پہنچا دیا۔ اور باقی رہے سہے حنفی مسلمانوں کو گاندھی صاحب کے فتوے کے مطابق فرضی ہجرت کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فتویٰ

(منقول از رسالہ)

غیر مقلدین (وہابی) اہلسنت والجماعت سے خارج ہیں اُن کے ساتھ نماز و مجالست وغیرہ ناجائز ہے

مصدقہ علمائے دہلی و کانپور و دیوبند وغیرہ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت والجماعت اس امر میں کہ یہ گروہ غیر مقلدین اہلسنت والجماعت میں داخل ہے یا مثل اور فرقہ ضالہ کے خارج ہے۔ انکے ساتھ مخالطت و مجالست و انکو اپنی مسجدوں میں آنے دینا درست ہے یا نہیں۔ اور انکے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب ـ جواب سوال اول کا یہ ہے کہ فرقہ غیر مقلدین جنکی علامت ظاہری اس ملک میں آمین بالجہر کہنا اور رفع یدین اور نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے الحمد پڑھنا ہے اہلسنت سے خارج ہیں اور مثل دیگر فرقہ ضالہ رافضی خارجی وغیرہا کے ہیں کیونکہ بہت سے عقائد و مسائل مخالف اہلسنت کے ہیں چنانچہ بطور نمونہ چند عقائد و مسائل انکے بیان کئے جاتے ہیں **عقائد** (۱) یہ ہے کہ خدائے پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتے ہیں۔ چنانچہ کتاب صیانۃ الایمان مطبوعہ مراد آباد مصنفہ مولوی شمس الحق شاگرد مولوی نذیر حسین کے صفحہ ۵ میں مندرج ہے (۲) حالانکہ انبیا علیہم السلام تبلیغ احکام میں بالاتفاق معصوم ہیں مگر مولوی حسین خان اپنی کتاب "تقلید بکتاب المجید" مطبوعہ مطبع فاروقی کے صفحہ ۲۷ میں انبیا علیہم السلام سے بھول چوک کا احکام دینی میں مقر ہے اور اسکی صحت پر مولوی نذیر حسین صاحب شریف حسین صاحب وغیرہما اکابر غیر مقلدین کی مہر ہے (۳) یہ ہے کہ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہیں چنانچہ ظفر المبین مصنفہ اخوند صدیق پشاوری شاگرد رشید مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۲۰۹ میں الف ولام خاتم النبیین کو عہد خارجی لکھا ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ بعض کے خاتم ہیں سب کے نہیں حالانکہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین سب کے ہیں۔ (۴) حدیث آحاد یعنی جو حدیث متواتر نہیں اس سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا جسکا یہ مطلب ہوا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوا ایک دو معجزے کے صادر نہیں ہوا کیونکہ سوا قرآن کے اور معجزات حدیث متواتر سے ثابت نہیں چنانچہ کتاب دلیل محکم مصنفہ مولوی نذیر حسین مطبوعہ دہلی میں موجود ہے (۵) اجماع کل امت جسکی سند کتاب اللہ [illegible] حجت شرعی نہیں ہے چنانچہ کتاب معیار الحق مصنفہ مولوی نذیر حسین مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۱۳ اور کتاب اعتصام السنۃ کے صفحہ ۲۲ میں موجود ہے (۶) مجتہد کا قیاس شرع میں معتبر نہیں چنانچہ معیار الحق کے صفحہ ۷۹ میں اور کتاب اعتصام السنۃ کے صفحہ ۳۰ میں مندرج ہے (۷) رجعت کے قائل ہیں یعنے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے زمانے میں سب مردے جو انکی محبت میں مرگئے ہیں قبر سے قبل قیامت زندہ ہو کر آنحضرت سے مستفید ہونگے چنانچہ کتاب دراسات اللبیب مصنفہ مولوی معین مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۲۱۹ میں موجود ہے (۸) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی حضرت فاطمہ کو ارث نہ دینے میں خطاوار ہیں چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۱ میں موجود ہے (۹) حضرت

ابوبکر صدیق حضرت فاطمہ زہرا کے ساتھ اور حضرت عمر حضرت علی کے ساتھ کینہ رکھتے تھے چنانچہ کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ کانپور مصنفہ مولوی حبیب اللہ محمدی معروف جہاد ساکن مئو متصل الہ آباد کے صفحہ ۹۹ میں موجود ہے (۱۰) اماموں کے پیر اور چاروں طریقوں کے شیوخ یعنے حنفی شافعی مالکی حنبلی اور (چاروں) سلسلے کے یعنی چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ کافر ہیں۔ اسی کتاب اعتصام السنۃ کے صفحہ ۷۵ میں مذکور ہے۔

عملیات (۱) پانی اگرچہ نہایت ہی قلیل ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک رنگ اور بو اور مزہ تینوں نہ بدلیں چنانچہ الروضۃ الندیۃ ترجمہ الدرر البہیۃ مصنفہ نواب صدیق حسن خان رئیس بھوپال خرشیدہ مولوی نذیر حسین کے صفحہ ۷ میں جو مولوی محمد شاہ صاحب کے پاس سے مرقوم ہے جسکا یہ مطلب ہوا کہ ایک پیالے پانی میں یا ایک گھڑے میں اس قدر گو یا موت یا شراب پڑ جائے کہ جس سے اسکا رنگ اور بو اور مزہ نہ بدلے یا اسمیں کتا یا سور مر کر پڑ جائے یا کسی کنوئیں میں سور و کتا ڈوب کر مر جائے وہ پانی پاک ہے اس سے وضو نماز درست ہے (۲) لڑکے شیر خوار کا پیشاب پاک ہے چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۷ میں مذکور ہے (۳) وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح فرض ہے چنانچہ فتاویٰ ابراہیمیہ مصنفہ مولوی محمد ابراہیم غیر مقلد کے صفحہ ۱۰ مطبوعہ مطبع ابراہیم پریس الہ آباد میں درج ہے (۴) پیشاب کے بعد پانی وغیرہ سے استنجا کرنا بدعت ہے اور بدعت انکے نزدیک ایسا فعل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوا ہو اور ہر بدعتی انکے نزدیک دوزخی ہے چنانچہ کتاب اعتصام السنۃ کے صفحہ ۱۹-۲۰ اور ۳۷ میں تصریح ہے خلاصہ یہ ہوا کہ استنجا کرنے والے دوزخی ہوتا ہے (۵) جو کوئی شخص اپنی بی بی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اسکی نماز بغیر غسل کے درست ہے چنانچہ کتاب ہدایت قلوب قاسیہ تصنیف مولوی محمد سعید بنارسی شاگرد مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۲۰ میں موجود ہے (۶) تراویح آٹھ رکعت سے زیادہ نوافل پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذمومہ ہے چنانچہ کتاب معیار الحق مصنفہ مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۲۲ میں مذکور ہے خلاصہ یہ کہ اکثر شب یا ثلث بیدار ہو کر عبادت کرنا جیسا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام اور اولیائے عظام مثل حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ وغیرہ سے ثابت ہے انکے نزدیک بدعت ہے (۷) مال تجارت میں اور سوائے اونٹ گائے بکری کے اور جانوروں میں مثل بھینس وغیرہ کی زکوٰۃ واجب نہیں چنانچہ [illegible] تصنیف صدیق حسن خان ترجمہ الدرر البہیۃ مولفہ قاضی شوکانی کے صفحہ ۱۰۸ میں مذکور ہے خلاصہ یہ ہوا کہ [illegible] (۸) [illegible] جس کا باپ [illegible] اسکے ساتھ نکاح درست ہے چنانچہ فتویٰ [illegible] مولوی عبد القادر غیر مقلدین شاگرد مولوی نذیر حسین [illegible] مولوی نذیر حسین کی مہر ہے موجود ہے اور وہ فتویٰ [illegible] (۹) [illegible] طلاق [illegible] طلاق بائن [illegible] درست ہو جاوے گی۔ چنانچہ کتاب [illegible] صفحہ ۹ میں مذکور ہے [illegible]

بندہ الٰہی بخش عاصم۔ سید محمد نذیر۔ محمد عبد النبی۔ محمد عبد الرؤف۔ محمد عبد الغفور۔ عبد العزیز۔ سید محمد اسمٰعیل عبد الرحمٰن۔ ابی عبد اللہ۔ محمد عبد العزیز۔ بگز ابو العالم محمد گلاب۔ محمد کرامت اللہ عفی عنہ۔ محمد خان پسہدار۔ حافظ عبد الحق۔ ابو الحکیم الرشید۔ حاجی محمد جی محمد عبد الکریم محمد عرب۔ احمد حسن۔ عبد محمد یوسف۔ قاضی محمد نصیر الدین احمد۔ محمد امیر الدین۔ محمد ظہور الاسلام۔ فخر الحسن۔ محمد فتح محمد فاروق۔ محمد ظہور الحمید۔ ابو الجیش محمد مہدی۔ الراجی غفران اللطیف محمد عبد الرحمٰن الشریف۔ فیض الحسن۔ نور النبی۔ علم شد از فیض قاسم قسمت عبد الحکیم۔ امید وار شفاعت محمد یعقوب۔ محمد عبد الخالق۔ محمد حامد علی۔ محمد عبد الجبار۔ محمد ظہیر الدین۔ علی محمد۔ محمد عبد الصمد۔ ذالک فضل اللہ۔ محمد وجہ اللہ۔

مواہیر و دستخط علمائے دیوبند۔ اندور شہر و چھاونی۔ اور مصطفٰی آباد و رامپور وغیرہ

عبد الرحمٰن پانی پتی۔ عبد العلی۔ عبد الرحمٰن۔ حبیب الرحمٰن۔ محمد یعقوب۔ محمد محمود۔ اسمٰعیل احمد۔ محمد جمیل الدین عفی عنہ۔ قادر علی عفی اللہ عنہ۔ محمد اسحاق ولد مولوی عبد العزیز۔ محمد اکبر علی۔ احسن الدین۔ ربنا حیینا بالسلام۔ خادم شرع رسول اللہ قاضی محمد ہدایت اللہ۔ سید حسن علی اندوری۔ عبد الحمید اندوری۔ حافظ محمد حسین علی اندوری۔ احمد جان مولائی اندوری۔ خادم العلما عبد الواحد۔ سید محمد یعقوب چھاونی اندوری۔ محمد مصطفٰی خان ساکن اندور۔ سید غیاث الدین سکنہ عدن۔ خیر خواہ مسلمین محمد علاؤ الدین۔ قاضی محمد اکرم۔ فقیر عبد اللہ قاضی چھاونی اندور۔ شیخ لال محمد چھاونی۔ محمد عبد العلی۔ محمد ارشاد حسین حنفی۔ محمد اعجاز حسین مجددی عفی عنہ۔ محمد گوہر علی عفی عنہ۔ محمد یعقوب علی عفی عنہ۔ سیف الدین خان تعلم خود۔ محمود عالم۔ مولوی جلیل تعلم خود۔ سید حبیب احمد۔ حضرت شاہ عفی عنہ۔ سید عبد الحق۔ عابد حسین عفی عنہ۔ محمد عابد حسین حنفی۔ محمد کریم اللہ۔ محمد حسن۔ فدائے احمد۔ سید الرحمٰن مجددی۔ سعید احمد۔ ولی النبی۔ ابو النعمان محی الدین محمد اعجاز حسین مجددی عفی عنہ۔ محمد عبد الجلیل بن محمد عبد الحق خان۔ سید محمد ضیاء الحق عفی عنہ۔ محمد عبد اللہ۔ محمد فضل الرحمٰن خان۔ محمد عبد القادر۔ عبد القادر خان ولد عبد الجبار خان۔ محمد عبد الکریم۔

المشتہر

الراجی الی رحمتہ ربہ المجید ابو الفضل محمد عبد الحمید المدنی موطناً والحنفی مذہباً والقادری مشرباً

(حسب فرمائش کمیل پریس کانپور مطبع ہذا میں چھپا)

تمام اہل اسلام کے۔ ۱۰۔ امرود پیپسو کا ہو رحرام ہے اور ان چیزوں کا چھاپا تحفہ طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۳۰ میں مذکور ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ مردوں کو خواہ وہ مولوی ہو یا واعظ یا بحر اچاندی کی پازیب بالی بالیاں کنگن وغیرہ سب حرام ہیں۔ ۱۱ ایک رسالہ نکلا ہے جو پنیر جو شام میں سور کے پنیر مایہ سے بنایا جاتا ہے اسکا مشہور ہے کہ یا اور جیزیں کہ جنمیں سور کی چربی پڑنی مشہور تھی حضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں آپ بلا دریافت کھاتے تھے چنانچہ فتوی مہری مولوی عطا محمد ہے جو رسالہ اظہار الحق مطبوعہ مطبع اتالیق ہند واقع لاہور میں مندرج ہے اور اس رسالہ میں مولوی نذیر حسین صاحب وغیرہ کی مہریں موجود ہیں اور اس رسالہ کے چھپوانے میں مولوی نذیر حسین صاحب نے کوشش تمام فرمائی چنانچہ مصنف رسالہ مذکور شروع میں اس امر پر تصریح کرتا ہے نعوذ باللہ من ذالک جواب سوال دوم غیر مقلدوں سے مخالطت بجہت تحارت اور انکو اپنی خوشی سے اپنی مسجد میں آنے دینا شرعاً ممنوع ہے۔ کیونکہ مسائل مذکورہ سے معلوم ہوا کہ وہ اہل بدعت ہیں نہ اہل سنت اور مجالست و مخالطت اہل بدعت سے شرعاً ممنوع ہے۔ قال الغوث الاعظم عبد القادر جیلانی فی غنیۃ الطالبین قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابی فجعلہم انصاری واصہاری وانہ سیجیئی فی اخر الزمان قوم ینقصونہم فلا تواکلوہم ولا تناکحوہم ولا تصلوا علیہم۔ انتہی اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی میں اس آیت وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ کی تفسیر میں فرمایا ہے بحقائق التنزیل مذکور ہست کہ سہل ابن عبد اللہ تستری فرمودہ ہر کہ ایمان خود را خالص گرداند با اہل بدعت انس نگیرد ... سَلَبَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ تَحَبَّبَ اِلَی الْمُبْتَدِعِ نَزَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی نُوْرَ الْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِہٖ یعنی ہر کہ صحیح الایمان باشد باید کہ از بدعتیان انس نگیرد و ہم مجلس ہم کاسہ نشود و ہر کہ با بدعتیان دوستی پیدا کند نور ایمان و حلاوت آن از وے بر گیرند۔ انتہی کلام شاہ عبد العزیز۔ طحطاوی نے حاشیہ در مختار کے کتاب الذبائح میں فرمایا ہے فہذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجاً من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذالک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار۔ انتہی۔ اور یہی مضمون اور بہت سی کتب فقہیہ میں موجود ہے مگر بوجہ اسی قدر قلیل پر اختصار کیا گیا۔ جواب سوال سوم۔ مسائل مذکورہ سے معلوم ہوا کہ انکے پیچھے نماز درست نہیں ہے کیونکہ مسائل مذکورہ اور عقائد مسطورہ بعض موجب کفر اور بعض مفسد نماز ہیں۔

کما لا یخفی۔	مواہیر و دستخط علمائے دہلی و کانپور وغیرہ	

قاضی فتح احمد۔ محمد عادل حاکم محکمہ شرع۔ محمد علی۔ محمد عبید اللہ الحسینی۔ محمد عبد الحق۔ ... خیر خواہ ... محمد حبیب کریم اللہ۔ ... محمد شاہ۔ محمد اسمٰعیل مدرس مدرسہ دہلی۔ فقیر محمد حسین